www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ایک مادہ کے بنیادی معنی ایک کے بجائے دو یا تین زائد معنی بن کر صورت بنا دیتے ہیں۔ پہلے ادوار میں رجحان یہ رہا ہے کہ کسی عربی مادہ کا ایک بنیادی اور مرکزی معنی تلاش کر لیا جائے پھر اس کے تمام مشتقات کے معنوں میں بہ تکلف اور کھینچ تان کر بنیادی معنوں سے ربط قائم کیا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض مادے ثلاثی مزید فیہ میں جا کر اپنے اصل معانی کو بالکل چھوڑ جاتے ہیں۔ مثلاً کَلَمَ کا معنی زخمی کرنا اور کَلَّمَ کے معنی بات چیت کرنا ہے۔ جَابَ (جوب) کے معنی تراشنا ہے جبکہ اَجَابَ کے معنی جواب دینا یا قبول کرنا ہے۔ عَذُبَ کے معنی پانی کا میٹھا اور خوشگوار ہونا ہے۔ اور عَذَّبَ کے معنی سخت سزا دینا ہے۔ قَنِعَ کے معنی قناعت کرنا یا تھوڑے حصہ پر مطمئن ہو جانا ہے۔ اور اَقْنَعَ کے معنی سر اٹھا کر سامنے دیکھنا اور نیچے نظر نہ کرنا ہے۔ غرض عربی لغت اور اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے ایسے مادے موجود ہیں کہ وہ جب ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں جاتے ہیں تو ان کا اصل معنٰی سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ اور یہ چیز بعض ابواب کے خواص سے تعلق رکھتی ہے جس کی مثالیں بیشمار ہیں۔

امام راغب بھی پہلے دور کا رجحان رکھتے تھے۔ مشتقات کے معنوں کا مادہ کے بنیادی معنی سے جو ربط وہ قائم کرتے ہیں وہ بسا اوقات پسندیدہ ہوتا ہے اور ان کی اس تعبیر سے طبیعت مسرور بھی ہوتی ہے۔ لیکن جب اس میں خواہ مخواہ "تکلف پیدا کیا جائے تو طبیعت پر گراں بھی گزرتی ہے۔ چنانچہ "کَلَمْتُہٗ" کے معنی وہ لکھتے ہیں، "میں نے اسے زخم لگایا" پھر کلم اور کلام میں یہ ربط پیدا کرتے ہیں کہ زبان کے زخم بھی تو ہاتھ کے زخموں سے کم نہیں ہوتے۔ حالانکہ کَلَمَ کے معنی ہی زخم لگانا ہیں اور کلام کے معنی زخم لگانا نہیں بلکہ بات چیت کرنا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ بات چیت صرف زخم ہی نہیں لگایا کرتی بلکہ بسا اوقات خوشگوار اور میٹھی بھی ہوتی ہے اور ایسے زخموں کا اندمال بھی کر دیتی ہے ؏

اسی طرح حَرَبَ کا معنی "کسی کا مال چھیننا" بیان کر کے اس کا محراب مسجد سے یوں تعلق قائم کرتے ہیں کہ "مسجد کے محراب کو یا تو محراب اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ شیطان اور خواہشاتِ نفسانی کے خلاف جنگ کرنے کی جگہ ہے۔ اور یا اس لیے کہ اس جگہ میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے پر یہ حق ہے کہ وہ دنیوی کاروبار اور پریشان خیالیوں سے یکسو ہو جائے" (یعنی دنیوی کاروبار یا پریشان خیالیاں اس سے چھن جائیں) گویا یہ کام صرف محرابِ مسجد ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسجد سے باہر ان باتوں کا کچھ تعلق نہیں۔ نہ ہی مسجد سے باہر ان باتوں کی کچھ ضرورت ہوتی ہے۔ اب اس توجیہ میں جتنا وزن ہے وہ ظاہر ہے۔

امام راغب کے برعکس صاحب مقائیس اللغۃ جدید رجحان رکھتے ہیں۔ وہ قَلَّ کے بنیادی معنی ہی دو بتلاتے ہیں۔ (۱) تھوڑا ہونا (۲) بلند ہونا۔ جبکہ امام راغب قَلَّ کے بنیادی معنی صرف تھوڑا ہونا ہی بتلاتے ہیں اور جب اَقَلَّ کی باری آتی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے، حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا (۷/۵۷)۔ تو اس کی توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ ہوائیں چونکہ ان بھاری بادلوں کو حقیر اور ہلکا سمجھ کر اوپر اٹھا لیتی ہیں۔ لہٰذا اَقَلَّ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اَقَلَّ کا معنی اگر حقیر اور ہلکا بھی تصور کر لیا جائے تو اوپر اٹھانا کا مفہوم کیونکر ادا ہو سکتا ہے؟

؏ اسی طرح زخم بھی ہمیشہ دشمن ہی نہیں لگایا کرتا بعض اوقات ہمدرد طبیب بھی لگاتا ہے جو بڑے زخم کو ختم کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ ویسے سنت بیان کرنے کا مطلب بھی یہ ہے کہ [illegible]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا (۴/۵۶) — ہم عنقریب انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب ان کی کھالیں گل اور جل جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے۔

۶۔ حَرَقَ، حَرَّقَ اور حَرَقَ (بالنار) آگ کا جلا ڈالنا اور احترق بمعنی اس چیز کا جل کر راکھ ہو جانا ہے (مف) (یہ گویا آخری درجہ ہوا)

قرآن میں ہے:

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۔ (۲۱/۶۸) — (تب وہ مشرک) کہنے لگے۔ اگر تمہیں (ابراہیمؑ سے اپنے معبودوں کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو ابراہیمؑ کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

دوسرے مقام پر ہے:

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ — تو (ناگہاں) اس باغ پر آگ کا بھرا ہوا بگولا چلے اور وہ جل (کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔

۱۸۔ آگ کا بجھنا اور بجھانا

کے لیے خَمَدَ اور خَبَا (خبو) اور طَفَأَ (طفا) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ خَمَدَ: آگ کے مدہم پڑ جانے کو کہتے ہیں جس سے شعلہ ختم ہو چکا ہو مگر انگارہ نہ بجھا ہو۔ اور خَمِدَتِ الْحُمّٰى کے معنی بخار کا زور ٹوٹ جانا اور خُمُوْد کوئلہ کے معنی میں بھی آتا ہے اور بطور کنایہ موت کے معنی میں بھی (مف۔م۔ق) ارشاد باری ہے:

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ (۳۶/۲۹) — تو وہ صرف ایک چنگھاڑ تھی سو وہ (اس سے) ناگہاں بجھ کر رہ گئے۔ (یا مر گئے)۔

۲۔ خَبَا بمعنی آگ کا شعلہ افسردہ ہو جانا اور کوئلہ یا انگارہ پر راکھ کا پردہ چڑھ جانا۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا (۱۷/۹۷) — جب اُس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم اس کو اور بھڑکا دیں گے

۳۔ اَطْفَأَ۔ طَفَأَ بمعنی آگ کا بالکل بجھ جانا، سرد پڑ جانا اور اَطْفَأَ بھی آگ کو بجھا دینا۔ پھونک مار کر چراغ کو گل کر دینا (مف منجد) پھر اس لفظ کا استعمال مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں ہوتا ہے۔ جیسے اَطْفَأَ الْفِتْنَةَ اَوِ الْحَرْبَ۔ بمعنی فتنہ کو یا لڑائی کو بجھا دیا۔ ٹھنڈا کر دیا (منجد) ارشادِ باری ہے:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ (۶۱/۸) — کافر چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے پھونک مار کر بجھا دیں۔

ماحصل: (۱) خَمَدَ: آگ کا شعلہ ختم ہونا (۲) خَبَا: شعلہ کا ختم ہونا اور انگارہ پر راکھ کا پردہ آجانا۔ یہ درمیانی صورت ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ (منجد) اور اُدْحِيُّ النَّعَام بمعنی ریت میں شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ (مف) اور دحوۃ شتر مرغ کے انڈے کو کہتے ہیں۔ اور لفظ دَحٰی سے زمین کا گول ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

۳۔ سَطَحَ کے بنیادی معنی (۱) پھیلانا اور پھر (۲) ہموار کرنا ہیں۔ سَطَحَ الْبَیْتَ گھر کی چھت کو ہموار کرنا اور مَسْطَحٌ ہموار کرنے کے اوزار کو کہتے ہیں۔ مکان کے اوپر کے حصہ اور چھت کو سطح کہتے ہیں۔ (منجد) امام راغب کے الفاظ میں اَلسَّطْحُ : اَعْلَی الْبَیْتِ جُعِلَ سَوِیًّا (مف) قرآن میں ہے،

وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ (۸۸/۲۰) اور (کیا وہ نہیں دیکھتے) زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی (یعنی اس کا اُوپر کا حصہ ہموار بنایا گیا)

۴۔ فَرَشَ بمعنی کپڑا وغیرہ بچھانا) بستر لگانا۔ اور ہر وہ چیز جو بچھائی جائے اسے فرش اور فراش (بمعنی بچھونا) کہتے ہیں (مف) فرش کے بنیادی معنی کسی چیز کو پھیلانا اور فراخ کرنا ہے (م ل یعنی کسی چیز کو پورے کا پورا پھیلا دینا اور فَرَشَ الدَّار بمعنی فرش لگانا۔ اینٹ اور پتھر بچھانا منجد)

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً (۲/۲۲) جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔

۵۔ مَهَدَ : صاحب منجد کے نزدیک جس طرح چھت کو پھیلانے اور ہموار کرنے کے لیے سَطَحَ کا لفظ آتا ہے اسی طرح زمین کو ہموار کرنے کے لیے مَهَدَ استعمال ہوتا ہے (منجد) لیکن مہد ماں کی گود کو بھی کہتے ہیں جس میں تربیت کا پہلو بھی شامل ہے۔ اور مَهَدَ الْاَرْضَ کے معنی یہ ہوں گے کہ زمین کو اس طرح پھیلانا کہ اس کے باشندگان کو وسائل رزق بھی مناسب طور پر مہیا ہوں۔ اور قرآن کریم سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ (۷۴/۱۴) اور میں نے اس کے لیے ہر طرح کے سامان میں وسعت دی۔ ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دُوں!

اور قرآن کریم کی اس آیت:

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ۔ (۵۱/۴۸) اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا تو (دیکھو) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔

سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ مَهَدَ میں فَرَشَ سے زیادہ وسعت ہے۔ یعنی ضرورت سے پیشتر متعلقہ سامان کی تیاری۔

ماحصل: (۱-۲) دَحٰی اور طَحٰی : کسی چیز کو اپنی جگہ سے دُور دُور تک لے جا کر پھیلا دینا۔

(۳) سَطَحَ : پھیلانا یا بچھانا اور پھر اسے ہموار کرنا۔

(۴) فَرَشَ : کسی چیز کو پورے کا پورا پھیلانا یا بچھا دینا اور ہموار کرنا۔

(۵) مَهَدَ : بچھانے کے ساتھ اس میں سامانِ تربیت بھی فراہم کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو سختیوں سے اطمینان اور پریشانیوں سے سکون نصیب ہو۔ اور نیز بمعنی ہلاکت کی جگہ اور اس کا سبب (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ (۳۹/۶۱)	اور جو پرہیزگار ہیں ان کی اسعادت اور) کامیابی کے سبب خدا ان کو نجات دے گا تو ان کو کوئی سختی نہ پہنچے گی۔

۷۔ مُلْتَحَدًا ۔ لَحَدَ بمعنی کسی کی طرف جھکنا اور مائل ہونا۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ اور لَحَد کے معنی وُہ شگاف جو قبر کے ایک طرف بنایا جاتا ہے (م۔ ل) اور مُلْتَحَدًا وُہ جگہ جہاں تھوڑا سا ادھر ادھر یا آگے پیچھے ہو کر انسان بچ سکے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (۷۲/۲۲)	یہ بھی کہدو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں دیکھتا

ماحصل: (۱) وَزَرَ: پہاڑ کی کھوہ۔ یا غار کو کہتے ہیں۔ جس میں پناہ لی جا سکے۔

(۲) مَوْئِلًا: خودساختہ پناہ گاہ جہاں انسان یا مویشی کسی حفاظت گاہ میں اکٹھے ہوں۔ حفاظت گاہ۔

(۳) اَكْنَان: دُھوپ اور بارش وغیرہ سے بچاؤ کی جگہ۔ محفوظ مقام۔

(۴) مَلْجَاً: قلعہ یا کوٹ جہاں دشمن سے حفاظت کا انتظام ہو۔

(۵) مَحِيْص: سختیوں اور مصائب سے حفاظت کی جگہ۔

(۶) مَفَازَة: سختیوں اور مصائب سے خیروعافیت سے ایسی حفاظت گاہ میں پہنچنا جہاں امن اور سلامتی بھی نصیب ہو۔

(۷) مُلْتَحِدًا: کسی مصیبت کے مقام سے ادھر ادھر ہٹ کر بچاؤ کی جگہ۔

۲۱۔۔۔ پناہ دینا۔۔۔ مانگنا

کے لیے اَجَارَ اور اِسْتِجَار۔ اَعَاذَ اور اِسْتِعَاذ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَجَار اور اِسْتِجَار۔ جَار بمعنی پڑوسی۔ ہمسایہ۔ حمایتی اور مددگار (مف) اور استجار بمعنی دشمن سے بطور حمایت و امداد حفاظت اور پناہ چاہنا۔ اس کے دُکھ اور سزا سے حفاظت کی طلب کرنا۔ اور اَجَار بمعنی کسی کو دشمن سے حفاظت میں لینا یا پناہ دے دینا (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ (۹/۶)	اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو۔ یہاں تک کہ خدا کا کلام سنے۔ پھر اس کو امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔

۲۔ اَعَاذَ اور اِسْتِعَاذ۔ عَوْذ بمعنی جائے پناہ اور مَعَاذ بمعنی پناہ گاہ بھی اور جادو بھی (منجد) گویا یہ پناہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ (۹/۱۲۲) اشخاص نکل جاتے تاکہ دین (کا علم) سیکھتے اور اس میں سمجھ پیدا کرتے۔

اس آیت میں بھی طآئفة کا اطلاق ایک فرد پر ہونا مراد لیا جاتا ہے۔

۸۔ ثُلَّة: ثُلَّةٌ اون کے ڈھیر کو بھی کہتے ہیں اور بکریوں کے ریوڑ کو بھی (مف) اور ثُلَّة الانسانوں کی جماعت کو بھی (منجد) (گویا اس کی بنیاد کثیر مقدار یا تعداد ہے) کہتے ہیں فُلَانٌ لَا یفرق بَیْنَ الثَّـلَّـةَ وَالثُّلَّةَ یعنی فلاں شخص بھیڑوں اور انسانوں کی جماعت میں تمیز نہیں کرتا۔ اور تعداد کے لحاظ سے صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک ثُلَّة کی تعداد طائفة سے زیادہ اور فرقہ سے کم ہے (ف ل ۲۰۵)

قرآن میں ہے:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ۔ (۵۶/۱۳) وہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔

۹۔ زُمَرَةٌ: صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک زُمْرَة، ثُلَّة سے بڑی جماعت کو کہتے ہیں (ف ل ۔۲۰۵) اور اس کی جمع زُمَر ہے۔

اور امام راغب کے نزدیک زمرۃ چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں۔ اور شَاةٌ زَمِرَةٌ بمعنی کم اُون والی بھیڑ۔ اور زَمِرٌ بے مروت آدمی کو کہتے ہیں (مف) اور قرآن کریم بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے یعنی جب کوئی بڑی جماعت چھوٹے چھوٹے دستوں یا ٹولوں میں بٹ کر نقل وحرکت کرے تو یہ ٹولے زُمَر کہلائیں گے۔ قرآن میں ہے:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ (۳۹/۷۳) اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔

۱۰۔ عِزِيْن: اَلْعِزَة کی جمع عِزِیْن اور عِزُوْن آتی ہے۔ اور اَلْعِزَةُ بمعنی ایک ہی نسب کے لوگوں کی جماعت (مف) اور اَلِاعْتِزَآءُ فِي الْحَرْبِ بمعنی کسی شخص کا لڑائی کے دوران اپنا حسب نسب بیان کرنا (مف) ہے۔ قرآن میں ہے:

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ۔ (۷۰/۳۷) تو ان کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں (اور) دائیں بائیں سے گروہ گروہ ہو کر جمع ہوتے جاتے ہیں۔

۱۱۔ حِزْب: ایسی جماعت جس میں سختی اور شدت پائی جائے (مف) اور حِزْب بمعنی پارٹی، گروہ، جتھا، ہتھیار، انسانوں کی فوج اور آپس میں ہم خیال ساتھی۔ ج احزاب اور حَازَبَ بمعنی کسی پارٹی میں شامل ہونا۔ مدد دینا۔ اور قوت پہنچانا ہے (منجد) ایک جھنڈے تلے جمع ہونے والے لوگ (م ۔ق) گویا حِزْب کا لفظ سیاسی پارٹی یا فوج اور لشکر کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ جس کا مقصد مملکت میں عمل دخل حاصل کرنا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاجواب ہو جائے۔ قرآن مجید کا وجود خود بَیِّنَة ہے۔ جس کی مثل تحدّی کے باوجود بھی کفار پیش نہ کر سکے۔ اسی طرح اس کی آیات بھی بَیِّنٰت ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (۲۹/۴۹)	بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ اور ظالموں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا۔

اس آیت میں جَحَد کا لفظ لا کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ وہ دل سے تو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ آیات بیّنات ہیں گو زبان سے انکار کرتے ہیں۔

۴۔ بُرْهَان: بَرَہَ بمعنی سفید اور چمکدار ہونا۔ اور بُرْهَان وہ دلیل ہے جو واضح اور حقیقت ثابتہ بھی ہو اور اُس کی تائید کلامِ الٰہی سے بھی ہوتی ہو (مف) اور بعض کے نزدیک بُرْهَان فارسی لفظ بُرّان سے معرّب ہے یعنی شمشیرِ بُرّان۔ بمعنی تیز دھار کاٹنے والی تلوار۔ اور بُرْهَان ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو نزاع کو ختم کر دے (فق ل ۵۵) ارشادِ باری ہے:

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۲/۱۱۱)	یہ (باتیں تو محض) ان کی فضول آرزوئیں ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر سچ ہو تو دلیل پیش کرو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ (۲۸/۳۲)	یہ دو دلیلیں (عصاءِ موسیٰ اور یدِ بیضاء) تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (ان کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جاؤ۔

۵۔ سُلْطَان: یعنی غلبہ اور قوّت اور اختیار (منجد م۔ل) فرمانِ شاہی (منجد) اتھارٹی لیٹر۔ ایسی دلیل جو وحی الٰہی سے واضح طور پر ثابت ہو۔ سند۔ (اور سلطان (ج سلاطین) بمعنی بادشاہ۔ کنائی اور مجازی معنی ہے لغوی نہیں۔ نہ ہی قرآن نے اس لفظ کو ان معنوں میں استعمال کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ (۷/۷۱)	کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے اپنی طرف سے رکھ لیے ہیں جن کی خدا نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

ماحصل: (۱) دلیل، کسی چیز کو پہچاننے کے لیے دوسری چیز سے راہنمائی ہونا۔

(۲) حُجّة، ایک مسلّم بات سے نتیجہ کے طور پر کوئی دلیل لانا۔

(۳) بَیِّنَة، ایسی دلیل جس سے مدّعی فریقِ ثانی کی بات کو باطل قرار دے سکے۔

(۴) بُرْهَان، ایسی عقلی یا نقلی دلیل جو قطعِ نزاع کے لیے مفید ہو۔

(۵) سُلْطَان: ایسی دلیل جو وحی الٰہی سے واضح طور پر ثابت ہو۔ فرمانِ شاہی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۔ نَفَق: ایسا راستہ جس کی دونوں اطراف کھلی ہوں۔ آر پار نکل جانے والا کوچہ یا سرنگ (ف ل ۳۰) جیسے پہاڑ کو کاٹ کر نیچے سے ریل یا ٹریفک کے لیے راستہ یا سرنگ بنائی جاتی ہے۔ نُیفقُ السَّراوِیل بمعنی پاجامے کا نیفہ اور نَافِقَاءُ الْیَرْبُوْع بمعنی جنگلی چوہے کا بل جس کے دو دہانے ہوں۔ اور نَافَقَ الْیَرْبُوْعُ وَنَفَقَ بمعنی چوہا بل میں ایک دہانے سے داخل ہوا اور دوسرے سے نکل گیا۔

ارشادِ باری ہے:

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ (۶/۳۵) — تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو)

۲۔ سَرَب: ایسی سرنگ جس کا ایک ہی منہ ہو۔ اور سَرَبَ بمعنی برابر گھستے چلے جانا (ف ل ۳۰) اور اِنْسَرَبَتِ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا بمعنی سانپ کا اپنے بل میں اتر جانا۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا (۱۸/۶۱) — پھر جب وہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے اور اس مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی مانند اپنی راہ بنالی۔

ماحصل: سرنگ کے اگر دو دہانے ہوں تو وہ نَفَق اور اگر ایک ہی ہو تو وہ سَرَب ہے۔

سزا کے لیے دیکھیے "عذاب" ——— سزاوار ——— دیکھیے "لائق ہونا"

۱۸ ——— سستی کرنا ——— سست ہونا

کے لیے کَسَلَ، وَهَنَ، وَنٰی، اِسْتَحْسَرَ (حسر) اور بَطَّأَ (بطأ) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ کَسَلَ: بے رغبتی یا بے دلی کی وجہ سے طبیعت کا گراں ہونا۔ کاہل ہونا۔ ڈھیلا ڈھالا ہونا یا رہنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا کُسَالٰی (۴/۱۴۲) — اور جب یہ (منافق) نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۲۔ وَهَنَ: جسمانی یا اخلاقی کمزوری کی وجہ سے سست ہونا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ (۴/۱۰۴) — اور اس (کافر) قوم کا پیچھا کرنے میں سستی مت کرو۔

۳۔ وَنٰی: بمعنی کوتاہی کرنا۔ سستی کرنا۔ لاپرواہی کرنا (منجد) کسی کام کے کرنے میں بلا وجہ مقدور بھر کوشش نہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ (۲۰/۴۲) — اے موسیٰ! تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر (فرعون کے پاس) جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔

۴۔ اِسْتَحْسَرَ: حَسَرَ بمعنی تھک جانا۔ اور حَسَرَ الْبَصَرُ بمعنی نگاہ کا تھک جانا، بینائی کا کمزور ہو جانا۔ اور حَسِیْر بمعنی تھکا ماندہ (منجد) گویا حسر سستی کرنے کو کہتے ہیں جو تھکاوٹ کی وجہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ک

۱۔ کاٹنا

کے لیے حَصَدَ، صَرَمَ، قَطَعَ، قَطَّعَ، بَتَرَ، بَتَّكَ، عَضَّ، خَضَدَ، جَزَّ اور عَقَرَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حَصَدَ: بمعنی خشک اور پکی ہوئی فصل کا کاٹنا (فل ۲۱۱) اور حَصِيد بمعنی کٹی ہوئی کھیتی۔ اور محصد بمعنی درانتی اور حصيدة اس نیچے والی چھوڑی ہوئی فصل کو کہتے ہیں جس تک درانتی نہ پہنچ سکے۔ (پنجابی سُنڈھے) (م-ق منجد) گویا حَصَدَ کا لفظ عموماً درانتی سے فصل کاٹنے کے لیے بولا جاتا ہے قرآن میں ہے:

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖ۔ تو جو فصل تم کاٹو اس (کے دانوں) کو خوشوں میں ہی رہنے دینا۔ (۱۲/۴۷)

۲۔ صَرَمَ: کسی تیز دھار آلہ سے درختوں کے گچھے وغیرہ کاٹنا۔ صَارِمٌ بمعنی تلوار اور صَرَمَ بمعنی تلوار سے کاٹنا۔ اور صَرُوْمٌ بمعنی کاٹنے والی تلوار (مف منجد) ارشاد باری ہے:

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ۔ ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالا جیسے باغ والوں کو ڈالا تھا۔ جب انھوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ علی الصبح باغ کو کاٹ لیں گے۔ (۶۸/۱۸)

۳۔ قَطَعَ: بمعنی کسی چیز کو کاٹ کر اس کا کچھ حصہ علیحدہ کر دینا (مف) ارشادِ باری ہے:

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (۵۹/۵) کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ دیے یا انھیں اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔

۴۔ قَطَّعَ: بمعنی کسی چیز کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اور انھیں کھولتا پانی پلایا جائے گا جو اُن کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (۴۷/۱۵)

۵۔ بَتَرَ: یہ لفظ کسی جانور کی دُم کاٹنے کے لیے مخصوص ہے اور معنوی لحاظ سے مقطوع النسل یا لاولد کو کہتے ہیں یا جس کا ذکرِ خیر باقی نہ رہے (مف) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ مچھلی

کے لیے حُوت اور نُون کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حُوت: اسم جنس۔ ہر قسم کی مچھلی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (ج حِیتَان) (۷/۱۶۳) اور بڑی مچھلی کو سمک کہتے ہیں (م۔ل) یہ لفظ قرآن میں نہیں ہے۔ اور سب سے بڑی یعنی وہیل مچھلی کو نون (مف) حضرت یونس کے سلسلہ میں حوت اور نون دونوں الفاظ استعمال ہوئے ہیں جیسے فرمایا:

وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ (۶۸/۴۸) — اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہو جب اس نے (اللہ کو) پکارا اور وہ غم و غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا۔ (۲۱/۸۷) — اور مچھلی والے (یونسؑ) جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر چل دیئے۔

ان دونوں آیات کا مطلب ایک ہی ہے۔ یعنی وہ (وہیل) مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تھے۔

۱۲۔ محبت ۔ محبّت کرنا

کے لیے حَبَّ اور مَحَبَّة، وَدَّ اور وُدًّا، اَلِفَ، شَغَفَ اور عُرُبًا کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حَبَّ اور مَحَبَّة: بمعنی کسی چیز کو اچھا سمجھ کر اس کا ارادہ کرنا اور چاہنا اور اس کے حصول میں حکمت سے کام لینا (فق ل ۹۹) خواہ یہ عورت اور اولاد سے ہو یا مال و زر سے۔ اور حَبٌّ اور حَبَّة دانہ (گندم یا جو وغیرہ) کو کہتے ہیں۔ اور حَبَّةُ القلب سویدائے دل کو (مف) قرآن میں ہے:

فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ (۳۸/۳۲) — حضرت سلیمانؑ کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي۔ (۲۰/۳۹) — اور (اے موسیٰؑ!) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی۔

۲۔ وَدَّ: بمعنی کسی چیز کی تمنا کرنا۔ دوستی کرنا۔ محبت کرنا (منجد) اور یہ لفظ کبھی صرف چاہنے اور تمنا کرنے کے معنی میں آتا ہے (فق ل ۹۹) جیسے فرمایا:

رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (۱۵/۲) — کسی وقت کافر یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

اور جب یہ محبت کے معنوں میں استعمال ہو تو اس سے انتہائی محبت مراد ہوتی ہے۔ مؤدۃ باہمی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے مقام پر ہے:

لَوْكَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا۔ اگر مالِ غنیمت سہل الحصول اور سفر بھی ہلکا ہوتا۔

(۹/۴۲)

تو یہاں بھی قَاصِدًا کا معنی درمیانی قسم کا یا واجبی سا فاصلہ ہے۔ یعنی نہ زیادہ دُور اور نہ نزدیک لیکن تقابل اور زیادہ تفصیل سے بچنے کی خاطر اس کا ترجمہ ہلکا کر لیا جاتا ہے۔

ماحصل: (۱) خَفَّفَ، بمعنی کسی بوجھ یا ذمہ داری میں تخفیف یا کمی کرکے ہلکا کرنا۔ اور (۲) فَتَرَ کسی چیز میں قوت کم ہونے کی وجہ سے اس کی قوتِ کار لو ہلکا کرنا یا کم کرنا۔

(۳) قَصَدَ: بمعنی درمیانی قسم کا۔ معتدل۔ دشوار کے مقابلہ ہلکا۔

۹۔ ہلنا ـــــ ہلانا

کے لیے حَرَّكَ، هَزَّ، هَشَّ، لَوَىٰ اور مَخَضَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَرَّكَ: بمعنی حرکت دینا۔ ہلانا۔ اس کا استعمال عام ہے۔ حرکت خواہ کس طرح کی ہو۔ ارشاد باری ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (۷۵/۱۶) (اے محمدؐ) وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلایا کرو (کہ اس کو جلد یاد کرلو)

۲۔ هَزَّ: بمعنی درخت کو اس طرح ہلانا کہ اس کا پھل گر پڑے (ف۔ل ۲، ۱۷) پنجابی میں اس کے لیے خاص لفظ ہے۔ جھونٹ یا جھونا مارنا۔ ارشاد باری ہے:

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (۱۹/۲۴) اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ۔

اور اِهْتَزَّ بمعنی کسی چیز کا اس طرح ہلنا یا حرکت کرنا جیسے اسے کسی نے جھٹکا دے دیا ہو یا جھٹک رہا ہو۔ ارشاد باری ہے:

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا (۲۸/۳۱) جب موسیٰؑ نے دیکھا کہ ان کی لاٹھی یوں حرکت کرنے لگی ہے گویا وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیے۔

۳۔ هَشَّ: هَشَّ اور هَزَّ دونوں ہم معنی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے هَشَّ صرف نرم اور ہلکی چیز کو ہلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے هَشَّ الْوَرَقَ بمعنی پتے جھاڑنا (مف) اور هشیش بمعنی ہر نرم چیز۔ نرم طبع مرد۔ اور هَشَّ بمعنی تبسم کرنا۔ اور هشاش ایسا آدمی جس کا چہرہ معمولی بات پر کھل جائے اور خوش ہوجائے (م۔ق) هشاش بشاش مشہور لفظ ہے۔ ارشاد باری ہے:

قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ (۲۰/۱۸) موسیٰؑ نے کہا یہ میری لاٹھی ہے میں اس سے ٹیک بھی لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لیے درختوں سے پتے بھی جھاڑتا ہوں۔

۴۔ لَوٰى: لَوَى الْحَبْلَ بمعنی رسی بٹنا۔ اور لَوَيْتُ الْحَيَّةَ بمعنی سانپ کا کنڈلی مارنا (منجد) اور لَوٰى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقطیعۃً رشتہ داری توڑنا (۲/۲۷)

۷۵۔ کَبِرَ۔ یَکْبَرُ۔ کِبَرًا عمر یا جسامت میں بڑا ہونا (۱۲/۸)

کَبُرَ۔ یَکْبُرُ۔ کُبْرًا (کُبَارَۃً۔ کام کا دشوار ہونا۔ مرتبہ میں بڑا ہونا (۲/۴۵)

۷۶۔ کَفَرَ۔ یَکْفُرُ۔ کَفْرًا و کُفْرًا۔ کسی چیز کو چھپانا۔ ڈھانپنا (۵۷/۲۰)

کُفُوْرًا و کُفْرَانًا۔ ناشکری کرنا۔ خدا کو نہ ماننا۔ انکار کرنا (۲/۱۰۲)

۷۷۔ کَفَلَ یَکْفُلُ۔ کَفْلًا و کَفَالَۃً۔ نان ونفقہ اور خبرگیری کا ذمہ دار ہونا (۲/۳۷)

کَفَلَ یَکْفُلُ۔ کَفْلًا و کُفُوْلًا۔ کسی آدمی یا مال کا ضامن ہونا (۱۶/۹۱)

۷۸۔ لَبَسَ۔ یَلْبِسُ۔ ملانا۔ مشکوک بنا دینا۔ خلط ملط کر دینا (۳/۷۱)

لَبِسَ۔ یَلْبَسُ۔ کپڑے پہننا (۱۸/۳۱)

۷۹۔ لطَف یلطُف لُطْفًا۔ نرمی اختیار کرنا۔ (۱۵/۱۹)

لطُف یلطُف لُطْفًا و لَطَافَۃً۔ باریک ہونا۔ کلام کا نرم ہونا (۳/۱۴)

۸۰۔ مثَل۔ یمثُل۔ مثلًا۔ مُثُولًا۔ مانند ہونا (چاند کا) ظاہر ہونا۔ غائب ہونا (ضد) (۲/۲۶۴)

مثَل۔ یَمْثُلُ۔ مَثْلًا و مُثْلَۃً۔ کسی کو قابل عبرت سزا دینا۔ مثلہ (۱۳/۶)

مثُل۔ یَمْثُلُ مثالۃً۔ فضیلت والا ہونا (۲۰/۶۳)

۸۱۔ مَرَّ یَمُرُّ۔ مَرًّا۔ مُرُوْرًا۔ گزرنا۔ جانا۔ گزر جانا (۲/۲۵۹)

مُرَّ۔ یُمَرُّ۔ مَرًّا و مِرَّۃً۔ غالب ہونا۔ طاقت والا ہونا (۵۳/۶)

مَرَّ۔ یَمُرُّ۔ مَرَارَۃً۔ کڑوا ہونا (۵۴/۴۶)

۸۲۔ نَجٰی۔ ینجُوا۔ نَجوًا و نَجَاءً و نَجَاۃً۔ رہائی پانا۔ خلاصی پانا (۱۲/۴۵)

نِجَاءً و نجوٰی و مُنَاجَاۃً۔ سرگوشی کرنا (۴/۱۱۴)

۸۳۔ نَزَلَ۔ یَنْزِلُ۔ نُزُوْلًا۔ اترنا (۲۶/۱۹۳)

نِزَالَۃً۔ سفر کرنا۔ مسافر ہونا (۳۶/۳۹)

نُزُوْلًا و مَنْزِلًا کسی کے ہاں مہمان اترنا۔ مہمان بننا (۳/۱۹۸)

۸۴۔ نصَب۔ ینصِب۔ نَصْبًا۔ کھڑا کرنا۔ گاڑنا۔ بلند کرنا (۸۸/۱۹)

نصِب۔ ینصَب۔ نَصَبًا۔ کوشش کرنا۔ تھکنا (۳۵/۳۵)

۸۵۔ نصَح ینصَح۔ نَصْحًا و نُصْحًا۔ نصیحت کرنا۔ خیرخواہی کرنا۔ وعظ کرنا (۷/۷۸)

نُصُوْحًا۔ خالص ہونا۔ صاف ہونا (۶۶/۸)

۸۶۔ نَفَرَ۔ ینفِرُ۔ نُفُوْرًا و نِفَارًا۔ نفرت کرنا (جانور وغیرہ کا) بدکنا (۱۷/۴۶)

و نَفِیْرًا۔ لڑائی کے لیے نکلنا۔ چل دینا (۹/۱۲۲)

۸۷۔ نَکِرَ۔ ینکَر۔ نَکَرًا و نُکْرًا۔ ناواقف ہونا۔ کسی کو نہ جاننا (۱۲/۵۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ